بسر پرستی مولٰنا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم

بنظرِ عنایت حضرت مولٰنا الحاج پیر سید محمد حسین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ

بہ ظلِ عاطفت حضرت مولٰنا الحاج پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب

ماھنامہ

انوار الصوفیہ

قصور

جلد ٦٨ | ۵ رجب جولائی ۱۹۷۴ | شمارہ ۸

مدیر مسئول

غلام رسول گوہر

مدیر معاون

مولٰنا عبد العزیز صاحب

بدل اشتراک

سالانہ چندہ ۱۰ روپے

معاونین سے 50 روپے

سرپرست حضرات سے ۱۰۰ روپے

اگر آپ کے رسالہ میں اس دائرہ میں سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اس رسالہ کو وصول کرنے کے لئے آئندہ سال کے لئے چھ روپے ارسال کر دینے چاہئیں

گوہر

ترتیب

ایڈیٹر و پبلشر غلام رسول گوہر نے لاہور آرٹ پریس سے طبع کرا کے دفتر ماہنامہ انوار الصوفیہ کوٹ عثمان خاں قصور سے شائع [illegible]

انوار الصوفیہ رسالہ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ
نے انجمن خدام الصوفیہ کے زیر اہتمام ۱۹۰۴ کو شروع کروایا تھا
رسالہ انوار الصوفیہ کی ۴۲ جلدیں مہیا کرنے پر جناب محمد محمود
صاحب کا مشکور ہو اور ان رسائل کا سکین کا تمام کام شیخ
معزالدین فاؤنڈیشن کے بانی جناب پروفیسر محمد عاطف صاحب
نے کروایا ہے ،(بختیار حسین جماعتی) رسائل کی لسٹ درج ذیل ہے

پروفیسر محمد عاطف
خلیفہ مجاز شیخ معزالدین طالبی جماعتی

شیخ معزالدین فاؤنڈیشن لاہور

1	1950 February	15	1965 March	29	1973 October
2	1950 March	16	1966 September	30	1973 November
3	1959 May June	17	1966 October	31	1974 February
4	1959 Sept October	18	1966 November	32	1974 April
5	1961 March	19	1967 October	33	1974 May June
6	1961 September	20	1968 October Nov	34	1974 July
7	1961 October Nov	21	1971 Agust	35	1974 May June
8	1962 April	22	1971 December 1972 Jan	36	1975 Agust
9	1962 January	23	1971 May	37	1975 July
10	1962 November	24	1971 July	38	1975 May
11	1962 December	25	1971 Semptember	39	1975 September
12	1963 March	26	1972 April	40	1976 Nov Dec
13	1964 May JUne	27	1973 January	41	1976 Sep Oct
14	1964 JUNE	28	1973 September	42	1977 March April

بسر پرستی مولانا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم

بنظر عنایت حضرت مولانا الحاج پیر سید محمد حسین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ

بظلِ عاطفت حضرت مولانا الحاج پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

قصور

جلد ۶۸ | [illegible] ۱۹۷۱ | شمارہ ۸

مدیر مسئول
غلام رسول گوہر

مدیر معاون
مولانا عبد العزیز صاحب

بدل اشتراک

سالانہ چندہ ۱۰ روپے
معاونین سے 50 روپے
سرپرست حضرات سے ۱۰۰ روپے

اگر آپ کے رسالہ میں اس دائرہ میں سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اس رسالہ کو وصول کرنے کے لئے آئندہ سال کے لئے چھ روپے ارسال کر دینے چاہئیں

گوہر

ترتیب

ایڈیٹر و پبلشر غلام رسول گوہر نے لاہور آرٹ پریس سے طبع کرا کے دفتر ماہنامہ انوار الصوفیہ کوٹ عثمان خاں قصور سے شائع کیا

نہ دید ہے نہ شنید ہے

عبد الوہاب صاحب زاہد چشتی
کراچی

یہ جمالِ نورِ رسول ہے، کہ نہ دید ہے نہ شنید ہے
کوئی پوچھے اہلِ طلب سے کب، وہ دل و نظر سے بعید ہے
جو نفس ہے موجِ سرور ہے جو نظر ہے منبعِ دید ہے
یہ ترا جمال ہے ضو فشاں کہ دلوں میں منظرِ عید ہے
ترے آستانہ پہ سرنگوں، ہوں بصد غرور و بصد نیاز
یہاں قدسیاں بھی ہیں سر بہ خم، یہ حریم کعبہ دید ہے
ترے شوخ جلوۂ حسن کا یہاں ذرہ ذرہ ہے آئینہ
ہیں نظر میں جنکی تجلیاں، نہیں ترا ہجر بھی عید ہے
وہ نگاہ اصل میں ہے نگاہ جو ادا شناس حبیب ہو
اسے دیر و کعبہ سے کیا غرض، جو ہلاک جلوۂ دید ہے
وہ جو لطف کرتے ہیں روز و شب تو خوشا نصیب و ترے کرم
نہ بھلا سکینگے مگر وہ ہم، جو عنایت ہم پہ مزید ہے
ہے جنوں میں خاک بسر کوئی تو ہلاک دردِ جگر کوئی
ہے عجیب منزلِ عشق بھی کہ گریز ہے نہ رسید ہے
نئی راہگذارِ وفا کھلی، جو شہید ابنِ علیؓ ہوئے
وہ حیات دینِ حنیف ہے وہ ہی عزمِ شاہِ شہید ہے
کبھی ارضِ پاکِ حجاز پر، ہو نصیب سجدۂ معتبد
یہی زاہد اپنی ہے آرزو یہی شانِ بختِ سعید ہے

گذارش احوال واقعی

جملہ یاران طریقت اور قارئین رسالہ انوار الصوفیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ کاغذ بے حد مہنگا ہو گیا ہے۔ جیساکہ گزشتہ اشاعت میں اس کا ذکر کیا گیا ہے اور اسکے علاوہ کتابت وطباعت و دیگر اخراجات جو رسالہ کی تیاری اور خریداران کی خدمت میں پہنچنے تک کے ہیں پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو گئے ہیں۔ ہمارا رسالہ جس کی اشاعت نہایت قلیل ہے اس کے اخراجات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ہمارے یارانِ طریقت اگرچہ لاکھوں کی تعداد میں پاکستان اور بیرون پاکستان میں پھیلے ہوئے ہیں مگر رسالہ کی اس کا ماہوار چندہ دے کر اعانت کرنے والے صرف اکائیوں تک محدود ہیں۔ اگر اس رسالہ کی نسبت پر غور کریں کہ یہ زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین امیر ملت محدث علی پوری نور اللہ مرقدہ کا رسالہ ہے اور آپ ہی نے ۱۹۰۴ء میں شاہی مسجد کے ایک جم غفیر میں علماء و مشائخ کے ایماء سے اس کی داغ بیل ڈالی تھی اور آپ اس کے پڑھنے اور خریدنے کا اپنے یاروں اور عقیدت مندوں کو حکم فرمایا کرتے تھے تو ہمارے رسالہ کی یہ حالت نہ ہوتی جو ہے بلکہ اس کی اشاعت اگر لاکھوں تک نہیں تو ہزاروں تک ضرور ہوتی۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے اکثر یاران طریقت اس سے بے رخی اور بے اعتنائی برت رہے ہیں۔ یہ میرا اپنا ذوق وشوق ہے کہ میں نے اپنا سارا امکان اس کے جاری رکھنے میں صرف کر دیا ہے۔ پہلے یہ سیالکوٹ سے جناب ماسٹر کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ اور جناب مولانا امام الدین رائیپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ادارت و نگرانی میں شائع ہوا کرتا تھا۔ اس وقت اس کی اشاعت ۵۰۰ تک محدود تھی۔ ان کے وصال کے بعد حضرت سراج الملت رضی اللہ عنہ سے اجازت لے کر میں نے ۱۹۶۱ء میں اس کو قصور سے شائع کرنے کا اہتمام کیا جو بحمد اللہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روحانی امداد سے شائع ہو رہا ہے اور اس کا وجود ابتک قائم اور باقی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ابد تک اس کو قائم رکھے۔ آمین۔ اب اس مہنگائی کے زمانہ میں کہ نیوز پرنٹ کاغذ کا ایک رِم ستر روپے کا ہو گیا ہے اور بہت ممکن ہے اس کی قیمت میں اور اضافہ ہو جائے۔ میرا امکان بھی جواب دے گیا ہے اور ہر ماہ اس میں کچھ مقروض بھی ہو گیا ہوں۔ اس لئے اب یاران طریقت کا فرض ہے کہ اس کی امداد فرمائیں اور پیرانِ عظام مدظلہ العالی کی خدمت میں بھی مؤدبانہ گذارش ہے کہ کم از کم ایک ایک سو خریدار بنائیں یا نقد معقول عطیہ دے کر اس کو جاری اور قائم رکھنے کی کوشش کریں ورنہ بہت ممکن ہے کہ رسالہ بند ہو جائے۔ جب تک اس کیلئے اس کے سرپرستوں کی طرف سے معقول امداد کی طرف سے معقول امداد پہنچنے کا یقین نہیں ہوتا تب تک اس کے مقررہ صفحات سے کم کر کے صرف ۴۴ صفحات پر اسکو شائع کیا جائے گا تاکہ اس کا ڈیکلیریشن منسوخ نہ ہو جائے۔

انوار السعادت فی الدارین ترجمہ تفسیر جلالین

آیاتِ قرآن

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى فَقُلْنَا
اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ
فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ
مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا
فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

۱- اے پیغمبر یاد کر جب موسٰے علیہ السلام نے بنہ کے جنگل ہیں اپنی قوم کے لئے جب انہیں پیاس لگی۔ پانی طلب کیا پس ہم نے کہا تو اپنا عصا پتھر پر مار۔ یہ وہی پتھر ہے جو موسٰے علیہ السلام کا کپڑا لے کر بھاگا تھا آدمی کے سر کے برابر اس کی ضخامت تھی اور رنگ اس کا سفید تھا اور نرم تھا اللہ کے حکم سے موسٰی علیہ السلام نے اس کو مارا پھر پھوٹ پڑے بہہ پڑے اس سے بارہ چشمے بنی اسرائیل کے خاندانوں کی گنتی کے مطابق بیشک ہر خاندان نے اپنی گھاٹ یعنے پینے کی جگہ جان لی کہ وہ وہیں سے پئیں اور ان کا غیر ان کے ساتھ شریک نہ ہو اور ہم نے کہا کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے اور زمین میں فساد مچاتے نہ چلو۔

مُفْسِدِيْنَ اپنے عامل سے کہ وہ لاتعثو ہے حال مؤکدہ ہے تعثوا عثی سے جو ثا کے کسرہ سے ہے مشتق ہے اور اس کے معنی افسد (اس نے فساد مچایا) کے ہیں۔

۲- وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ
عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا
وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا

۲ اور جب کہا ہم نے اے موسٰے ہم ہرگز صبر نہیں کریں گے ایک کھانے پر۔ یعنے اس کی ایک قسم پر کہ من وسلوٰی ہے بس تو دعا مانگ ہمارے لئے اپنے رب سے کہ وہ نکالے ہمارے لئے کچھ ان چیزوں سے جن کو اگاتی ہے زمین (مما ہیں من بیان کیلئے ہے) اپنی ترکاری ککڑی اور گیہوں اور مسور کی دال اور پیاز سے کہا ان کو موسٰے نے کیا تم بدلتے ہو اس چیز کو جو وہ بہتر اور

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ
اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ
اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ مَّا
سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ
بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ
بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝

اچھی ہے اس چیز سے کہ وہ ادنیٰ اور گھٹیا ہے۔
اَتَسْتَبْدِلُوْنَ کے معنی کیا تم اس کا بدل پکڑتے ہو۔ اور
اس پر جو ہمزہ ہے وہ انکار کے لئے ہے وہ اپنی ضد
سے باز نہ آئے تو موسٰے علیہ السلام نے دعا مانگی اس
پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا تم اتر جاؤ کسی شہر کی طرف ۔ دنیا
کے شہروں میں سے پس بے شک تمہارے لئے اس میں
وہ چیز ہوگی جس کا تم نے سوال کیا سبزیوں وغیرہ سے
اور ماری گئی یعنے کر دی گئی ان پر ذلت ومسکنت۔ مسکنت
کا اشتقاق سکون سے ہے جس کے معنے ٹھہرنے کے
ہیں یعنے ان میں فقر و ذلت وخواری کا اثر ان کے لئے
لازم کر دیا گیا اگرچہ وہ غنی ہوں جس طرح درہم مضروب
کے لئے سکہ لازم ہے اور لوٹے وہ اللہ کے غضب
سے وہ یعنے ذلت کا لازم ہونا اور غضب خداوندی
کے ساتھ لوٹنا۔ اس لئے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار
کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے جیسا کہ
انہوں نے زکریا اور یحیٰے علیہما السلام کو قتل کیا۔ وہ
اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور گناہوں میں حد سے
بڑھ گئے تھے۔ ذالک کا دوبارہ تاکید کیلئے ذکر فرمایا۔

٣۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ
هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِـِٔیْنَ
مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا
خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

٣۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے نبیوں پر اس
سے پہلے اور وہ لوگ جو دین سے پھر گئے وہ یہودی
ہیں اور نصاریٰ اور صابئین ہیں۔ وہ یہودیوں اور
نصاریٰ کی ایک جماعت ہے جو ایمان لایا ان میں سے
اللہ اور آخرت کے دن پر ہمارے نبی کے زمانہ میں
اور کام کیا نیک ہمارے نبی کی شریعت کے مطابق
پس ان کے لئے ان کا ثواب ہے یعنے ان کے اعمال
کا ثواب ہے۔

حواشی

۱۔ دونوں کھانوں کو ایک کھانا فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ وہ دونوں مل کر ایک کھانا ہوتے تھے جیسے گوشت اور روٹی دونوں ایک ہی کھانا متصور ہوتا ہے۔ بعض نے کہا وہ من کو سلویٰ میں گوندلیتے تھے۔ اس وجہ سے ایک ہی کھانا فرمایا گیا۔

۲۔ ادنیٰ اسم تفضیل کا صیغہ ہے یہ یاد نو جس کے معنی قریب کے ہیں سے مشتق ہے اور عربی محاورات میں جو چیز باعتبار مکان کے قریب ہو اس کو خست کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ جیسے کہ بعد فی المکان کو شرف کے لئے یا اس کا اشتقاق دناءت سے ہے جسکے معنے کمینگی کے ہیں۔ ان ہر دو اعتبار سے ادنیٰ کے معنے بہت گھٹیا کے ہیں۔

۳۔ سکہ منقوش اس لوہے کو کہتے ہیں جس سے دراہم و دنانیر پر نقش کرتے ہیں۔

۴۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے ایماندار تھے یا جو منافقین کی طرح صرف زبان سے ایماندار ہونے کا اقرار کرتے تھے۔ اور دل سے ایمان دار نہیں تھے۔

۵۔ صابئین یہود و نصاریٰ کی ایک جماعت ہے جو زبور و انجیل وغیرہ پڑھتے ہیں اور کواکب و ملائکہ کی پرستش کرتے ہیں۔

رجب میں

کہ دفتر میں دینی مدارس کے طلباء کے بہت سے خطوط آئے ہیں کہ ان کے نام زکوٰۃ فنڈ سے ایک سال کے لئے رسالہ جاری کیا جائے۔ اس لئے مخیر حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ زکوٰۃ سے معقول رقم ارسال فرما کر اپنے ماہنامہ کی امداد فرمائیں۔

دعائے صحت :۔ جناب صاحبزادہ نور سفید حسین شاہ صاحب ابن جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب کے سر میں شدید چوٹ لگنے سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جملہ قارئین ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

بقیہ :۔ پاکستان میں نسوانیت کا فروغ

دور اندیشی کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم عملی کفر سے نکل کر مسلمان (عملاً) بن جانے کی کوشش میں سبقت کریں اور یہی پاکستان کے وجود کا منتہائے مقصود ہے عورتیں اگر گھریلو مشاغل سے فالتو وقت نکال سکیں تو ان کے لئے علیحدہ اداروں کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔ جہاں وہ باوقار اور با ایمان خدمات سرانجام دے سکیں۔ موجودہ روش بہر کسی وقت بھی غضب الٰہی کا موجب بن سکتا ہے۔ العیاذ باللہ

اسلام نے عورت کے حقوق احسن طریق پر محفوظ کئے ہیں لیکن غیر محدود طور پر نہیں "الناس علی دین ملوکہم" کے ماتحت حکومت کی طرف سے پہل کرنا ضروری ہے تاکہ دینی انقلاب آسانی سے عمل میں آسکے۔ وباللہ توفیق۔

شرح اسماء اللہ

اَلسَّلَامُ اس کے معنی سلامتی کے ہیں جیسے کہا جاتا ہے۔ السّلام علیکم تمہارے اوپر سلامتی ہو۔ السّلامُ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اس کے معنی ہیں اللہ وہ ہے جس کی ذات عیب سے اور اس کی صفات نقص سے اور اس کے افعال شر سے سلامت ہیں۔ اس معنی کے اعتبار سے عالم وجود میں ہر سلامتی اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب ہے اور اسی سے صادر ہے۔ بندے کو اس اسم شریف سے یہ فیض نصیب ہوتا ہے کہ اس کا قلب کھوٹ اور کینے اور حسد سے سلامت ہو۔ اور اس کے جوارح یعنے اعضاء ہاتھ پاؤں گناہوں اور ممنوعات سے سلامت ہوں اور اس کی عقل شہوت اور غضب کے ہاتھ میں قید نہ ہو۔ بلکہ شہوت و غضب اس کی عقل کے اسیر اور قیدی ہوں یعنے جو بھی کام دنیا و آخرت کا کرے عقل سے کرے اس میں شہوت و غضب کی اتباع نہ کرے اور اس کے پیچھے نہ چلے۔ اس لئے کہ انسان کی عقل اس کے جسم کی مملکت میں بادشاہ ہے اور تمام اعضاء اور کیفیتیں اسکی غلام اور خادم ہیں۔ سلامتی کا وجود اسی میں ہے کہ غلام اپنے آقا اور مالک کا تابع ہو کر رہے اور مالک اس پر حکومت کرے اور جہاں غلام ادنیٰ یا تھوڑی سی بھی سرکشی یا حکم عدولی کرے تو مالک اس کی سرزنش اور گوشمالی کرے تاکہ وہ اطاعت و فرمانبرداری کی راہ پر آئے۔ اگر آقا غلام کے تابع ہو گیا اور غلام نے اپنے آقا پر حکومت کی اور اس سے اپنی جائز و ناجائز خواہشات پوری کروانی شروع کیں تو اس سے مملکت میں شر و فساد کی آندھیاں چلیں گی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ملک تباہ ہو جائے گا۔

تفسیر خازن میں مرقوم ہے کہ السّلام وہ ذات پاک ہے جو تمام نقائص اور ہر آفت سے جو مخلوق کو پہنچتی ہے سلامت ہے اگر کہا جائے کہ اس سے قبل یہی معنی اسم شریف قدوس کا بتایا ہے تو پھر السلام اور القدوس میں کیا فرق ہوا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ القدوس میں اشارہ ہے کہ وہ ماضی اور حال میں تمام نقائص اور عیوب سے مبرہ ہے اور السلام میں اشارہ ہے کہ وہ آئندہ مستقبل میں بھی عیوب و نقائص کے وارد ہونے سے سلامت ہے اس لئے کہ جس شخص پر آئندہ آفات کے نزول کا امکان ہو اگرچہ وہ ماضی اور حال میں ان سے سلامت ہو اس کو سلیم نہیں کہا جاتا۔ اور بعض نے السلام کی شرح اس طرح کی ہے کہ مخلوق اس کے ظلم سے سلامت ہے یعنے وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا جب اسکی ذات ظلم سے پاک اور سلامت ہے تو لوگ بلکہ جمیع مخلوق اسکے ظلم سے سلامت ہو گی روح المعانی میں ہے

السلام وہ ہے جو اپنے اولیاء پر سلام بھیجتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہر خوف والی چیز کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔

تیرہواں ۱۳ دورہ تفسیر القرآن

منجانب

مرکزی دار العلوم اہلسنت جامعہ اویسیہ رضویہ رجسٹرڈ بہاولپور

برادران اسلام! حسب سابق دار العلوم کے زیر اہتمام ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۹۴ھ بروز سوموار صبح ساڑھے سات بجے سے دورہ تفسیر القرآن شروع کیا جا رہا ہے۔ تدریس کے فرائض ہمیشہ کی طرح استاذ العلماء صاحب تصانیف کثیرہ حضرت علامہ مفتی ابو صالح محمد فیض احمد صاحب اویسی رضوی تلمیذ رشید محدث اعظم پاکستان حضرت قبلہ علامہ الحاج ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب لائل پوری رحمۃ اللہ علیہ انجام دیں گے۔ اور حضرت علامہ مولانا محمد شفیع صاحب صدر مدرس مدرسہ ہذا، حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مدرس مدرسہ ہذا معاون ہوں گے۔

مضامین

معتقدات اہل سنت (امتناع نظیر۔ رد امکان کذب علم غیب کلی اور حاضر و ناظر و مختار کل وغیرہ) حجیت حدیث، ختم نبوت، خلافت اصحاب ثلاثہ۔ تقلید شخصی۔ عصمت انبیاء۔ تقابل ادیان و دیگر اہم مسائل پر محققانہ تبصرہ ہوگا۔

نوٹ:۔ خواہش مند حضرات اپنی درخواستیں یکم شعبان ۱۳۹۴ھ تک بھیجدیں۔ بیرونی ر مقامی حضرات کے خورد و نوش اور رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ بستر بمطابق موسم ہمراہ لائیں۔ نیز خطباء اور واعظین حضرات بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ جو حضرات حافظ قرآن ہوں گے ان کیلئے مساجد میں قرآن پاک سنانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ دورہ تفسیر کی دستار فضیلت کا جلسہ جمعۃ الوداع کو ہوگا (ان شاء اللہ)

درخواست بھیجنے کا پتہ

اراکین مرکزی دار العلوم جامعہ اویسیہ رضویہ رجسٹرڈ ملتان روڈ بہاولپور

روئیداد یوم شاہ جماعت قصور

مورخہ ۲۹، ۳۰ جون بروز ہفتہ اتوار کارخانہ مفصل قصور کے وسیع اور کھلے میدان میں حسب سالہائے سابق زیر صدارت حضرت مولٰنا الحاج معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور جناب گرامی قدر حضرت مولٰنا الحاج پیر سید اولاد حسین شاہ صاحب علی پوری نہایت تزک و احتشام سے یوم شاہ جماعت منایا گیا۔ جس میں قصور کے نواح اور لاہور، سیالکوٹ، ساہیوال۔ لائل پور وغیرہ شہروں سے بھی سینکڑوں پیر بھائیوں نے شرکت کی۔ انتظامیہ نے جس کے ارکان جناب میاں اکبر علی صاحب جناب میاں غلام ربانی صاحب اور جناب شیخ نور احمد صاحب اور جناب چوہدری احمد دین صاحب اور جناب مستری نور محمد صاحب اور جناب حاجی حکیم محمد حنیف صاحب اور جناب حکیم محمد الیاس صاحب و حاجی محمد دین صاحب ہیں۔ جلسہ گاہ کو سجانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔

اجلاس اول

پہلا اجلاس رات کو عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوا۔ جناب قاری دوست محمد صاحب مدرس مدرسہ نقشبندیہ علی پور شریف نے اور ان کے تلامذہ نے نہایت سحر انگیز آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کی۔ اس کے بعد جناب حافظ غلام امین صاحب، جناب حاجی رنگ الٰہی صاحب اور جناب غلام محمد صاحب اور جناب عبد الحمید صاحب مؤذن علی پور شریف اور جناب چوہدری صوفی محمد اسماعیل صاحب و دیگر حضرات نے حضرت امیر ملت کی شان میں قصائد پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں حضرت مولٰنا غلام رسول گوہر نے وعظ فرمایا اور اس سے قبل ایک قصیدہ پڑھ کر سنایا۔ حاضرین نے خوب داد دی۔
بعد ازاں جناب مولٰنا غلام جیلانی صاحب سلیم حیدر آبادی نے جلسہ کی اور اس کی حاضری کی اصل غرض و غایت بیان فرمائی اور لفظ شاہ جماعت کی ترکیب اضافی پر چند فنی نکات بیان فرمائے۔ ان کے بعد جناب ظہیر الدین صاحب اظہر لاہوری نے یوم شاہ جماعت کی تقریب پر ایک قصیدہ پڑھ کر سنایا۔ جو بیحد پسند فرمایا گیا۔ اور پھر قریباً ۱۲ بجے یہ اجلاس صلوٰۃ والسلام پر ختم ہوا اور حضرت معین الملت نے ایک موثر عربی دعا پڑھی جس میں تمام انسانی حاجات کا مداوا تھا۔

اجلاس دوم

دوسرے دن مورخہ ۳۰ جون بروز اتوار صبح ۹ بجے حسب معمول قرآن پاک کی تلاوت

اور نعت خوانی اور قصائد و مناقب خوانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ حضرت مولانا غلام رسول گوہر نے حضرت پیر سید انور حسین شاہ صاحب کی شان میں قصیدہ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں علامہ قربان صاحب لاہوری نے اپنے مخصوص انداز میں قصائد پڑھ کر سنائے۔ اور خوب داد لی

بعد ازاں جناب حافظ نور احمد صاحب نے معیت صادقین کے موضوع پر وعظ فرمایا۔

بعد ازاں جناب مولانا محمد عیسیٰ صاحب خطیب قصور نے اولیاء اللہ کی رفعت شان اور ان کے فضائل میں موثر وعظ فرمایا۔ جس میں حضرت امیر ملت کی چند کرامات کا بھی ذکر تھا۔ اس کے بعد یہ اجلاس تقریباً ۲ بجے بعد دوپہر ختم ہوا۔ اور مہمانوں کو اور جملہ حاضرین جلسہ کو جن میں مقامی لوگ بھی تھے کھانا کھلایا گیا۔

اجلاس سوئم

رات کو عشاء کی نماز کے بعد تیسرا اجلاس تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ جناب قاری دوست محمد صاحب نے اور کئی دیگر حافظوں نے بھی قرآن پاک کی تلاوت کی اور قصائد بھی پڑھے گئے۔ اور جناب مولانا مولانا غلام رسول صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ علی پور شریف نے ایک گھنٹہ اس موضوع پر تقریر فرمائی کہ نیکوں اور بدوں کی زندگی ایک جیسی نہیں۔

ان کے بعد جناب مولانا غلام رسول گوہر نے بھی ایک گھنٹہ اس موضوع پر تقریر فرمائی کہ ہم عقیدت مندوں کو جو نسبت امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہے، اس کی کیا فضیلت ہے اور اس کے روحانی فوائد و اثرات دل پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

بعد ازاں ملک اعظم رسول ایڈووکیٹ ہائیکورٹ نے ختم نبوت پر تقریر فرمائی۔

جن حضرات کے ذمہ سالانہ چندہ باقی ہے اور انکو سرخ نشان سے مطلع بھی کیا گیا تھا مہربانی فرما کر اس رسالہ کو وصول کرتے ہی چندہ ارسال کریں۔

ایک ضروری اعلان

حضرت قبلۂ عالم امیر ملت رح کا سالانہ عرس شریف یا یوم وصال ۲۹ راگست کو منایا جا رہا ہے اور پھر اس کے بعد دوسرے روز ۳۰ راگست کو حضرت مولانا الحاج پیر سید انور حسین شاہ صاحب کا دوسرا سالانہ عرس منایا جائیگا۔

یہ اعلان محترم المقام جناب صاحبزادی صاحبہ آپا صوفیا نے قصور کے یوم شاہ جماعت کے موقع پر رات کے اجلاس میں مولوی محمد رمضان صاحب متعلم مدرسہ نقشبندیہ کی زبان سے کروایا۔ صاحبزادی صاحبہ کا رمضان شریف میں مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ ہے اس لئے عرس شریف وقت معہودہ سے قبل مقرر کیا گیا ہے۔ آئندہ سال پھر اپنے وقت پر ہونے کا اعلان کیا جائے گا۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

عطا محمد حسن آباد - پیپلز کالونی - لائل پور -

پاکستان میں نسوانیت کا فروغ

قوموں کو اس وقت زوال نصیب ہوتا ہے جب وہ اپنی تہذیب کی حدود کو خیرباد کہتی ہے اور یہ اصول بدرجہ اتم مسلمانوں پر لاگو ہو جاتا ہے - کیونکہ یہ ایک ملتِ قوم ہے اور اسے اللہ تعالےٰ نے خیر الامت کا لقب دیا ہے۔

مسلمانوں نے اپنی حدائی حدود سے روگردانی شروع کی تو مروج گیب ' زوال نصیب ہوا - اور بدترین کیفیت غلامی نصیب ہوئی - کوئی قوم جب غلام بن جاتی ہے تو اس کا ضمیر مردہ ہو چکا ہوتا ہے پھر وہ حاکم قوم کی تقلید کو فخر کی نگاہ سے دیکھنے ہی نہیں لگتی بلکہ اپنا لیتی ہے چونکہ ضمیر مردہ ہو چکی ہوتی ہے اس لئے نگاہِ انتخاب عموماً گھٹیا حرکات پر ہی پڑتی ہے -

چنانچہ ہم نے شدومد کے ساتھ حاکم قوموں کی برائیاں اپنائی ہوئی ہیں اور اُن پر فخر کرتے ہیں - اور یہ محسوس ہی نہیں کرتے کہ اندھی تقلید نفع مند ہے یا نقصان دہ -

ہم قدم قدم پر اسلام اسلام کا دعوےٰ کرتے جارہے ہیں مگر عمل اسلام کے سراسر منافی - ایسا کیوں ہو رہا ہے - اس لئے کہ ہمارے رگ و ریشہ میں " الناس علےٰ دینِ ملوکہم " رچا ہوا ہے - اسلام کے اصول کیسے پامال کر سکتے ہیں - ہمارا یہ اقدام سخت قسم کی منافقت ہے - جو خداوند ذوالجلال کو ہرگز نہیں بھاتا -

مثلاً اسلام میں عورت کو بلند آواز سے قرآن شریف کی بھی اجازت نہیں - مخلوط محفلوں میں شریک ہونا منع ہے - اور زیب و زینت سے سرِعام نکلنا حرام ہے - اس سے بڑھ کر یہ اخبار و رسائل میں عورتوں کی نمایاں تصاویر - اشتہارات میں مضمون خواہ مردوں کے ہی متعلق ہوں تصاویر عورتوں کی ہی چھپتی ہے -

مزید برآں حمد باری - نعت شریف اور روحانی بزرگوں کے کلام اکثر و بیشتر عورتوں کو سونپے جاتے ہیں - یہ اعمال منشاء اسلام کے سراسر خلاف ہیں اور غیرتِ خداوندی کو چیلنج کے مترادف - کلام کی روح (اسپرٹ) نسوانی کیفیت میں ہی کھو جاتی ہے پاکستان میں مردوں کیلئے تو پورا روزگار مہیا نہیں ہو رہا - عورتوں کو گھریلو فرائض سے باغی کر کے اپنی محفلوں کی زینت (بہ تقلیدِ مغرب) کے سامان مہیا کرنے پر زور دیا جا رہا ہے جسکا نتیجہ یہ ہی ہو سکتا ہے کہ

" نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم "

اللہ غفور الرحیم رحم فرمائیں - عورتوں نے گھریلو زندگی میں مردوں کو شریک کرانے کے لئے تیار کرنے کا حکومت سے مطالبہ بھی شروع کر دیا ہے - اور ہمارے مردوں نے پہلے سے ہی ہیجڑوں کے سے چلیئے بنانے شروع کر دیئے ہیں -

بقیہ صلا پر

مولانا محمد اشفاق احمد۔

کمالات ولایت

۱۔ ایک روز عبداللہ بن مبارک بازار سے گذر رہے تھے۔ جاڑوں کا موسم تھا۔ ایک غلام کو دیکھا کہ صرف ایک پیراہن میں ہے اور شدتِ سرما سے کانپ رہا ہے۔ آپ نے ازراہ شفقت فرمایا کہ "بھائی! تم اپنے آقا سے جاڑے کی شکایت کیوں نہیں کرتے تاکہ وہ تمہیں گرم کپڑا بنوا دے" غلام نے عرض کیا کہ "میں کہہ کر کیا کروں گا وہ خود دیکھتا ہے اور میری ضرورت کو جانتا ہے"۔ غلام کی زبان سے یہ بات سن کر آپ پر حال طاری ہوا۔ ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے تو فرمایا "طریقت اس غلام سے سیکھنی چاہیئے"۔

نوٹ۔ یہ محبت کا مقام ہے۔ عارف شیرازی نے خوب کہا ہے ؎

نشود نصیبِ دشمن کہ شود ہلاک تیغت
سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

مصرعہ اسی کو درد دیتے ہیں جسے اپنا سمجھتے ہیں

حضرت شیخ شفیق بلخیؒ کے ترک دنیا اور رجوع الی اللہ کا واقعہ بھی نہایت مؤثر ہے۔

۲۔ ایک دفعہ بلخ میں ایسا خوفناک قحط پڑا کہ آدمی آدمی کو بھون بھون کر کھانے لگے۔ اسی اثنا میں ایک دن کوئی غلام اٹکھیلیاں کرتا ہوا بازار میں آیا۔ اس کی ہر بات سے بے فکری اور خوشحالی ظاہر ہوتی تھی۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ ایسے نازک زمانہ میں جبکہ قحط نے لوگوں کو اس درجہ پریشان کر رکھا ہے تو اتنا خوش اور مطمئن کیوں ہے؟ اس نے کہا مجھے قحط کی کیا فکر ہے۔ میرے مالک کے پاس شاہی معافی کا ایک گاؤں ہے اور اس کے گوداموں میں کثرت سے غلہ اور ہر قسم کا اناج بھرا ہوا ہے۔ ایسے ہزار قحط پڑیں تو میں بھوکا نہیں رہ سکتا۔ غلام کے یہ الفاظ سُن کر حضرت شفیقؒ کے دل پر ایک تیر لگا۔ آپ نے اپنے جی میں کہا کہ جب یہ غلام اپنے مالک کے ایک گاؤں پر اتنا بے فکر ہے تو میں ایک شہنشاہِ دو جہاں، خالق کون و مکان کا غلام ہو کر کیوں رنجیدہ اور متفکر رہوں جس کے پاس بے شمار غیبی خزانے اور کبھی کم نہ ہونے والے ذخیرے موجود ہیں۔ یہ خیال آتے آپ کا دل دنیا سے ہٹ گیا اور اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنی محبت و ولایت سے سرفراز فرمایا۔

نوٹ:۔ یہی معنی ہیں قرآن کی اس آیت کے کہ اولیاء اللہ کو نہ خوف ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ اللہ ہی کیلئے ہیں تمام خزانے آسمان اور زمین کے تو اللہ کے دوستوں کو افلاس کا کیا فکر اور ہلاکت کا کیا ڈر۔ مقام ولایت میں نقطہ خوف بھی مٹا دیا جاتا ہے اور نقطہ حزن بھی مٹا دیا جاتا ہے یہ دونوں نقطے یعنی نقطہ خوف اور نقطہ حزن قلب کے بائیں جانب ہوتے ہیں۔

یونس ادیب

اولیاء اللہ دنیا و عقبیٰ کے تاجدار ہیں

اولیاء اللہ کے بارے میں تصوف کی مستند کتابوں میں اس امر کی نشاندہی کی گئی ہے کہ اولیاء اللہ کی روشن ضمیری، بیداری اور کمالِ معرفت صرف توفیق الٰہی کا نتیجہ ہے اور اس راہ میں ریاضت و مجاہدے کی منزلیں صرف انہی جوانمردوں کا حصہ ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے اسرار کا وارث اور رازدار مقرر کرتا ہے تاکہ ابد تک اس حقیقت کی شہادتوں سے اہل نظر کے حوصلے بلند رہیں کہ محسنِ انسانیت سیدِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس وسیلے سے اللہ تعالےٰ نے تکمیلِ انسانیت کا جو دستور انسانوں کو دیا ہے۔ اس کے بارے میں کوئی شبہ اور کوئی وسوسہ خدا سے محبت کرنے کی آرزو کرنے والوں کو ہراساں نہ کر سکے۔ کیونکہ انسان کی تخلیق کے سلسلے میں خالقِ کائنات کا یہ منشا کوئی سربستہ راز نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی تمام مخلوقات میں سے صرف انسان کو اپنی نمائندگی کا شرف بخشا ہے۔ لیکن رب العزت نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اس کی وضاحت بھی فرمائی ہے کہ اللہ کی نمائندگی کے اہل وہی عالی مرتبت انسان ہیں جنہیں اللہ علوم نبوت سے سرفراز فرماتا ہے اور وہ اپنی زندگی کی صبحوں اور شاموں کے ہر لمحے اور ہر سانس کے ساتھ ذاتِ الٰہی سے وابستہ ہوتے ہیں۔

اولیاء اللہ کی گواہی اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں دی ہے کہ "خبردار بلاشبہ اللہ کے اولیاء وہ ہیں جن پر نہ خوف ہے اور نہ حزن و ملال۔ سیدِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلاشبہ بندگانِ خدا میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن پر انبیاء و شہدا رشک کرتے ہیں۔ صحابہ کرام نے آپ سے اس ارشاد کے بارے میں وضاحت کی درخواست کرتے ہوئے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون خوش نصیب ہیں ہمیں ان کی پہچان کرنے میں رہنمائی فرمائیے تاکہ ہم ان سے محبت رکھیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو صلہ وستائش کی تمنا سے بے نیاز ہو کر ذاتِ الٰہی سے محبت رکھتے ہیں۔ نور کے میناروں سے ان کے چہرے روشن اور منور ہیں۔ جب دوسرے لوگ خوف میں ہوتے ہیں تو انہیں کوئی خوف نہیں ہوتا۔ اولیاء اللہ کے ہر زمانے اور ہر دور میں موجود ہونے کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت نیکی پر قائم رہے گی اور میری امت کے چالیس افرادِ ہمیشہ سنتِ ابراہیمی پر مضبوطی کے ساتھ کاربند رہیں گے۔

اولیاء اللہ کے بارے میں کتاب وسنت کے دلائل کی حضرت داتا صاحبؒ نے ان الفاظ میں

تشریح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء وہ ہیں جن کو خدا
نے اپنی دوستی سے نوازا اور اپنے ملک کا والی بنایا
ان کی عظمتوں کو برگزیدہ بنا کر اپنے فعل اور اظہار کا
مرکز بنایا اور متعدد کرامتوں سے مخصوص فرما کر ان کو
طبیعتوں کی آفت اور نفس و ہوا کی پیروی سے محفوظ
رکھ کر اتنا پاکیزہ بنا دیا کہ ان کے تمام ارادے خدا
کے لئے ہی ہوں اور ان کی محبت اسی سے ہو ماضی
میں بھی اولیاء اللہ گزرے ہیں آج بھی موجود ہیں
اور قیامت تک موجود رہیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ
نے سید کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو گذشتہ
تمام امتوں پر فضیلت عطا کی ہے اور شریعت محمدیہ
کی ہمیشہ کیلئے حفاظت کی ضمانت دی ہے۔

گذشتہ دور کی طرح آج بھی اولیاء اللہ کے
متعلق انکار و انحراف سے کام لیا جاتا ہے ایک طبقہ
ایسا بھی ہے جو سرے سے اس بات کو تسلیم ہی نہیں
کرتا اور ایک طبقہ یہ کہتا ہے کہ ماضی میں تو اولیاء اللہ
ضرور ہوتے ہوں گے لیکن آج نہیں ہیں۔ یہ دونوں
صداقت سے خالی ہیں حضرت داتا صاحبؒ فرماتے
ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے براہین نبوت کو ہمیشہ باقی
رکھا اور اولیاء کو اس کے اظہار کا سبب بنایا ہے
تاکہ آیات قرآنی اور حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم
کی صداقت کے دلائل ظاہر رہیں یہاں تک کہ آسمان
سے رحمت کی بارش انہیں کے قدموں کی برکت سے
ہوتی ہے اور زمین سے جو کچھ اگتا ہے وہ اولیاء اللہ
کے قدموں کی برکت اور ان کے باطن کی صفائی کی
بدولت پیدا ہوتا ہے۔ کافروں پر مسلمانوں کی فتحیابی
اور کامیابی انہیں کے ارادوں سے ہوتی ہے۔

حضرت حسین بن منصور حلاجؒ فرمایا کرتے تھے جو
شخص اولیاء اللہ کے ارشادات پر لبیک کہے انکی تصدیق
کرے اور ان سے فیضیاب ہو تو اس سے میرا اسلام
کہنا۔ ابو عبداللہ مغربیؒ کا ارشاد ہے کہ درویش
لوگوں کے دم قدم سے مصائب کی اندھیری راتیں ختم
ہو جاتی ہیں۔ حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانیؒ
نے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ دنیا اور عقبیٰ کے تاجدار ہیں۔
حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مرید خاص شیخ شبلی
سے ایک مرتبہ فرمایا کہ اگر کوئی ایک شخص بھی تم
کو اس قسم کا ملے جو تمہاری باتوں میں سے کسی ایک
بات سے بھی اتفاق کرتا ہو تو اس کا دامن نہ چھوڑنا
اسکی دست گیری تم پر واجب ہے۔ ابو العباس عطا
فرماتے ہیں اگر تم اولیا اللہ کے منصب و مقام تک
رسائی حاصل نہیں کر سکتے تو کم از کم اولیاء اللہ کے
چاہنے والوں سے محبت کرو وہ تمہارے حق میں
سفارش کریں گے۔ سہل بن عبداللہ تستریؒ کا ارشاد
ہے کہ اولیاء اللہ کی صحبت سے روگردانی کم نصیبی
ہے اور جو شخص ان کی باتوں پر دھیان نہ دے وہ
بد نصیب ہے۔

مشائخ کرامؒ کی تحریروں اور اقوال سے پتہ چلتا
ہے کہ اولیاء اللہ میں سے چار ہزار ایسے اولیاء اللہ
ہیں جو پوشیدہ ہیں۔ وہ نہ تو ایک دوسرے کو پہچانتے
ہیں اور نہ ہی اپنے احوال کے حسن و جمال سے
آگاہ ہیں۔ ان کی ہر حالت اپنی اور دنیا کی نگاہوں
سے پوشیدہ ہوتی ہے۔ مشکلات کو حل کرنے اور
حل شدہ کو بند کرنے والے اولیاء اللہ کا نام حضرت
داتا صاحبؒ نے لشکری بیان کیا ہے۔

بقیہ ص ۱۵ کالم ۲

تبصرہ

شرح اسماء الحسنیٰ

باری تعالےٰ کے ۹۹ ناموں پر مختلف الروایات احادیث کی روشنی میں سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے اور باری تعالےٰ کے ناموں کا ۹۹ میں محصور ہونیکی بحث بھی کی گئی ہے اور ہر ایک نام کی جدا جدا تشریح کی گئی ہے جو بڑی دلچسپ ہے۔ کتاب کے مصنف مشہور زمانہ حضرت مولٰنا قاضی محمد سلیمان منصورپوری (رحمت اللعالمین کے مصنف) ہیں۔

کتابت طباعت جلدسازی دیدہ زیب ہے قیمت مبلغ پندرہ روپے اور صفحات ۲۵۶ ہیں۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ نذیریہ قینچی امرسدھو فیروزپور روڈ لاہور

المجمل المعدّد بہ تالیفات المجدّد

یہ کتابچہ جو ۳۲ صفحات پر شامل ہے۔ حضرت مولٰنا احمد رضا خاں صاحب کی جملہ تصنیفات کی فہرست ہے جس کو ملک العلماء مولٰنا ظفرالدین بہاری نے تالیف فرمایا ہے اس میں ۳۵۵ کتابوں کے نام درج ہیں ہر کتاب کے سامنے اس کا سن بھی بتایا گیا ہے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کا فرق واضح ہے۔ یہ کتاب بیس پیسہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے مفت طلب کریں۔

نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن۔ لاہور

میں سو اولیاء اللہ کا خطاب اخیار ہے یہ اولیاء اللہ قربِ خداوندی سے فیض یاب ہیں اور یہ ہمہ وقت قربِ خداوندی سے فیض یاب ہیں اور انہیں ہمہ وقت خدا کے حضور کا شرف حاصل ہوتا ہے چالیس ابدال ہیں اور سات اولیا ابرار کہلاتے ہیں۔ چار اور ہیں جنہیں اوتاد کہتے ہیں اور تین کو نقباء ایک اولیاء اللہ وہ ہیں جنہیں قطب اور غوث بھی کہتے ہیں۔ دونوں ایک دوسرے سے بخوبی متعارف ہیں اور ایک دوسرے سے بے نیاز نہیں۔ دو ولی اور ہیں جو امام کہلاتے ہیں۔ اور دونوں امام ایک قطب کے دائیں بائیں موجود رہتے ہیں۔ سفینۂ اولیاء میں اولیاء اللہ کی ایک اور جماعت کا مشائخ کرام کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے۔ جسے مفردان کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ ایک دوسرے سے بے نیاز بھی ہیں اور اپنے اپنے مقام کے اعتبار سے ممتاز بھی۔ تعداد میں یہ اولیاء طاق ہوتے ہیں۔ ان کا مقام نبوت اور صدیقیت کے بین بین ہے۔

یوم شاہ جماعت

قصور میں کارخانہ مفصل میں زیرِ صدارت پیران عظام آستانہ عالیہ علی پور شریف سابقہ روایات کے مطابق منایا جارہا ہے۔ علمائے کرام اور مقررین حضرت امیر ملت کی حیات طیبہ اور آپ کی سیرت اور کردار و عمل پر روشنی ڈالیں گے۔
نعت خوان حضرات نعتیں اور قصائد سے قلوب کو تابندہ کریں گے۔

عنقریب منصۂ شہود پر جلوہ فگن ہو رہا ہے - اس کے مبادیات میں ادارہ ہمہ تن مصروف ہے - کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ نمبر زمانہ حال کے جدید تقاضوں کے مطابق حسنِ صوری و معنوی سے مزین اور آراستہ پیراستہ ہو - قارئین کرام اور مخیر یارانِ طریقت ہر ممکن طریق سے اس کی مالی اعانت فرمائیں - امیر ملت نمبر میں پاکستان کے معزز اہل قلم اور ادیب بڑی خوشی سے حصہ لے رہے ہیں - ہم نے ان سے رابطہ قائم کر لیا ہے اور یہ حضرت امیر ملت کی حیات طیبہ کے کئی ایک گوشوں کو بڑی خوبصورتی سے اجاگر کریں گے - ان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں -

۱- ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب ایم اے پی ایچ ڈی پرنسپل گورنمنٹ کالج ٹنڈو محمد خاں (سندھ)
۲- علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی ایم اے لاہور (۳) ادیب الملک حکیم محمد موسٰے صاحب امرتسری مدظلہ، لاہور
۴- جناب ملک شبیر محمد خاں اعوان آف کالا باغ (برادرِ نسبتی سابق گورنر ملک امیر محمد خاں) (۵) جناب محمد دین کلیم بی اے لاہور
۶- مولانا عبد الحکیم شرف قادری لاہور (۷) مولانا محمد مرید احمد صاحب چشتی سیالوی کھیوڑہ ضلع جہلم
۸- جناب گل محمد فیضی صاحب بی اے سرگودھا (۹) سید فدا حسن فدا مدیر "مہر و ماہ" لاہور
۱۰- محمد صادق قصوری (۱۱) پروفیسر محمد زاہد فریدی گورنمنٹ کالج تلہ گنگ
(۱۲) پروفیسر صوفی محمد منشا د جماعتی گورنمنٹ کالج بہاولپور (۱۳) حضرت مولانا محمد سلیمان خاں صاحب جماعتی ڈیرہ غازی خاں
(۱۴) جناب مولانا صوفی غلام جیلانی کلیم حیدر آبادی جماعتی -

یوم صدیق اکبر

انجمن فدایان امیر ملت لاہور بازار ہاپڑ منڈی لاہور کے زیر اہتمام ۲۲ر جمادی الثانی کو یوم صدیق اکبر منایا جا رہا ہے جس میں متعدد علماء کرام تقاریر و مواعظ فرمائیں گے - اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کی زندگی کے پاکیزہ حالات اور ان کی فضیلت اور بزرگی پر روشنی ڈالیں گے -

پیران عظام آستانہ علی پور شریف صدارت فرمائیں گے -

رعنا نظامی

نعت

نگہ میں بسا ہے نگارِ مدینہ
الٰہی! دکھا دے دیارِ مدینہ

نظر میں مری ہیچ شاہانِ دُنیا
مَیں ہوں عاشقِ تاجدارِ مدینہ

ہوائے مدینہ۔ قرار دل و جاں
نگاہوں کا سُرمہ۔ غبارِ مدینہ

کروں گا مَیں کیا لے کے جنت کو واعظ
مری آرزو ہے بہارِ مدینہ

ہے بارانِ رحمت جہاں ہر قدم پر
یہی ہے یہی۔ رہگذار مدینہ

بڑی دل ربا ہے مدینے کی بستی
بڑی جانفزا ہے بہار مدینہ

مری خوش نصیبی کی یہ انتہا ہے
مَیں رعنا ہوں اور جلوہ زار مدینہ

نصیر احمد صحرائی

قطب اقطاب حضرت سید عبد البصیر میاں

المعروف

اللہ ہو میاں

قطب الاقطاب حضرت مولانا مولوی سید عبد البصیر میاں صاحب المعروف اللہ ہو میاں رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ مجددیہ کے امام الاولیاء حضرت شاہجی حضرت حاجی محمد شیر میاں قدس سرہ العزیز متوطن پیلی بھیت شریف (یوپی) کے خلیفۂ اعظم تھے۔ آپ کا اصل وطن تو رڈھیر شریف ضلع مردان ہے۔

آپ کا سلسلہ نسب پیران پیر حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔ آپ غوث دوراں حضرت سید گل بابا میاں رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں جن کا مزار شریف لور ڈھیر شریف ضلع مردان میں مرجع خلائق ہے۔ جہاں سے کوڑھی اور اب تک شفاء پاتے ہیں۔ شاہ افغانستان احمد شاہ ابدالی ان سے بے حد عقیدت رکھتا تھا۔ اس نے گل بابا میاں کی دعا سے جب پر فتح حاصل کی تو اس نے ان کی خانقاہ کے لئے پانچ گاؤں بطور جاگیر عطا کئے تھے۔

حضرت سید عبد البصیر میاں رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۲۷۹ھ میں بمقام لور ڈھیر شریف ہوئی آپ نے عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ اس کے بعد مزید تعلیم کے لئے آپ ضلع پشاور تشریف لے گئے۔ اس زمانہ میں ہندوستان کے علاقے یوپی کے اضلاع رامپور، بجنور اور بریلی کی دینی درس گاہوں کا بہت شہرہ تھا چنانچہ طلب علم کی جستجو اور کشش آپ کو رواں رواں ان درسگاہوں کی طرف کھینچ لائی۔ رامپور اور بجنور کی دینی درس گاہوں میں دینی علوم کا اکتساب کرنے کے بعد آپ نے بریلی کی درس گاہ میں علوم تفاسیر اور احادیث وغیرہ کی تکمیل کی۔ یہیں مولانا روم کی طرح آپ کی زندگی میں وہ اہم واقعہ پیش آیا جس نے آپ کی زندگی کا رُخ بدل دیا۔

حضرت مولانا سید عبد البصیر میاں بہت ہی صاحب علم تھے۔ فارسی بے تکلف بولتے تھے اور آپ آپ کی اکثر تصانیف بھی فارسی زبان میں ہیں۔ آپ کی تصانیف میں "آئینہ توحید" اور "جواہر معرفت" قابلِ ذکر ہیں۔ آپ ہمہ وقت درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں محو رہتے تھے۔ لیکن شاہجی میاں قدس سرہ العزیز کی نگاہ تبریزی نے آپ پر وہ اثر ڈالا کہ آپ یہ سب کچھ چھوڑ کر حقیقت و معرفت کی راہ پر گامزن ہو گئے اور شاہجی میاں کے حضور اپنے آپ کو وقف کر دیا۔

واقعہ یوں ہوا کہ بریلی کی مسجد ڈومنی میں ایک

رات آپ سوئے ہوئے تھے کہ خواب میں دیکھا کہ
سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے
کہ پیلی بھیت شریف جاکر شاہجی محمد شیر میاں کے مرید
ہو جاؤ۔ صبح بیدار ہوئے تو طبیعت کا رنگ بدلا
ہوا تھا۔ آپ نے ایک شخص سے جو اس محلے میں
رہتا تھا اپنا خواب بیان کیا۔ وہ شخص شاہجی میاں
کا مرید تھا۔ اس نے شاہجی میاں کے بارے میں
بہت سے حالات بیان کئے جس سے آپ کا اشتیاق
اور بڑھ گیا۔ چنانچہ آپ بلا توقف شاہجی میاں کی
خدمت میں پیلی بھیت شریف پہنچے۔ شاہجی میاں
نے انہیں دیکھتے ہی فرمایا "آئیے۔ مولوی صاحب
حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی آپ کے
بارے میں ارشاد فرمادیا ہے" آپ اس پر بہت حیران
ہوئے اور مرید ہونے کی خواہش ظاہر کی تو شاہجی
میاں نے فرمایا۔ ابھی ٹھہرو۔ غرض ایک ہفتے کے
بعد جب آپ کا اضطراب زیادہ بڑھ گیا تو ۳ ربیع الاول
۱۳۰۶ھ بمطابق ۲۹ دسمبر ۱۸۸۸ء بعد مغرب آپ
کو بیعت سے مشرف فرمایا اور اتنی توجہ فرمائی کہ آپ
کو اسی وقت فنافی الشیخ کی منزل تک پہنچا دیا —
شاہجی میاں کے حکم سے آپ نے پیلی بھیت شریف
کی مسجد نور الہدیٰ میں اقامت اختیار کی۔ یہ مسجد
جنات کا مسکن تھی اور دن کو بھی خوف و دہشت سے
وہاں کوئی نہیں جاتا تھا۔ اور مسجد کے گرد و نواح تک
میں انسانوں کو جن ایذا پہنچاتے تھے۔ آپ کی ابتدائی
کرامت یہیں ظاہر ہوئی کہ تھوڑے عرصہ میں اس
مسجد کو جنات سے آزاد کرالیا گیا آپ مسجد کے متصل
ایک سفالپوش کی کوٹھری میں مقیم رہے اور آپ

نے اس جگہ کثرت سے مجاہدہ و ریاضت کی۔ آپ نے
اپنے وصال سے قبل مریدوں کو ہدایت کی تھی
کہ اس حجرے میں بارہا میں نے اللہ تعالےٰ جل شانہ،
کی تجلیات اور حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی
زیارت کی ہے۔ لہٰذا میرے وصال کے بعد مجھے
اس حجرے میں لٹا دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپ
آپ کا مزار مبارک اس جگہ واقع ہے۔

آپ اسم ذات "اللہ ہو" کا اس قدر ذکر فرماتے
تھے کہ کوئی سانس بھی اس ذکر پاک کے بغیر نہ گذارتے
تھے۔ اس ذکر پاک کی کثرت کی وجہ سے یہ عوام الناس
میں اللہ ہو میاں کے لقب سے مشہور ہو گئے۔
آپ کا قابل ذکر مجاہدہ یہ بھی ہے کہ پیلی بھیت شریف
سے تورڈھیر شریف تک ۱۰۰ میل پیدل سفر
فرماتے تھے جن میں ناہموار پہاڑی حصے بھی شامل ہیں
کبھی جذبۂ عشق سے سرشار ہو کر فرماتے اگر قیامت
کے روز میرے مریدوں کے اعمال کو میرے پاؤں
کے چھالوں سے تولا گیا تو میری آبلہ پائی کا وزن زیادہ
نکلے گا۔

آپ سے ہزاروں کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں جن
میں سے اکثر کا ذکر آپ کی مطبوعہ سوانح حیات
"حیات بصیری" میں درج ہے۔ آپ کے کلام میں
حکمت و معرفت کے انمول موتی پائے جاتے ہیں۔
جن کی کچھ جھلکیاں یہاں پیش کی جا رہی ہیں۔
آپ نے فرمایا:-

انسان اپنے کو عدم فرض کرے جیساکہ ازل
میں اللہ تعالےٰ کے حضور اپنے کو بے نام و
نشان پاتا تھا۔

اللہ کو وجود حقیقی کے ساتھ موجود جانے کیونکہ وہ وہم وخیال اور صورت جسمانی سے منزہ ہے۔ دوستی اللہ تعالےٰ کے ساتھ رکھے اور غیر پر اعتقاد نہ کرے۔

ریا تکبر اور خودی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔ ریاکاری کی نماز قبول نہیں ایسی عبادت چہرے پر لوٹا دی جاتی ہے۔

انسان کو چاہیئے کہ اپنے پر قطع رغبت دنیا اور قطع طول امل لازم جانے۔ کوئی سانس ذکر الٰہی سے خالی نہ گذارے۔ کسی کام کا ارادہ کرے تو صرف خدا کے واسطے کرے

انسان کو مزے کا بندہ نہ ہونا چاہیئے بلکہ خدا کا بندہ ہونا چاہیئے۔

غذا کم کھاؤ اور نامحرم کی طرف منہ دیکھو ایسا کرنے سے حکمت اور انوار الٰہی طاری ہوتے ہیں صلاحیت اعمال اور طہارت قلب حاصل ہوتی ہے شیطان کا غلبہ نہیں ہوتا اور ذکر وفکر سے غفلت نہیں ہوتی۔

مرید کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو پیر کی صورت میں محو کرے اور پیر کے طریقے پر چلے۔ ہر کام میں پیر کا تصور کرے اپنے پیر کو سب سے اچھا اور پیر کامل سمجھے اور پیر سے ایسی محبت کرے جیسے ایک محب اپنے محبوب سے کرتا ہے۔

تصور سے دل میں انوار الٰہی پیدا ہوتے ہیں اور مقامات ناسوت، ملکوت، جبروت اور لاہوت حاصل ہوتے ہیں۔

مرید کو چاہیئے کہ پیر کے طریقے پر رہے۔

رفتار چیونٹی کی ہو۔ وہ پیران عظام کی برکت سے انشاء اللہ منزل مقصود پر پہنچ جائے گا چیونٹی کبوتر کے پاؤں میں پھنس جاتی ہے تو کبوتر کے ساتھ پرواز کرتی ہے۔ اس طریقہ سے مرید پیر کے ساتھ اعلےٰ وارفع مقام تک پہنچ جاتا ہے

آپ کا وصال پاک ۲۶ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ کو پیلی بھیت شریف میں ہوا۔ آپ کے وصال کے بعد آقائی ومرشدی حضرت سید عبدالقدیر میاںؒ مسند خلافت پر متمکن ہوئے اور اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر ۴۱ برس تک رشد وہدایت کے فریضے کی بجا آوری میں لگے رہے۔ آپ کا وصال ۴ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ کو پیلی بھیت شریف میں ہوا۔

آپ کا مزار اقدس پیلی بھیت شریف میں حضرت اللہ ہو میاں کے مزار مبارک کے عین سامنے واقع ہے اب آپ کے جانشین کے فرائض آپ کے صاحبزادے شیخ المشائخ قبلۂ عالم حضرت سید عبدالرشید میاں دامت برکاتہم سرانجام دے رہے ہیں۔ جو اب مستقل طور پر کراچی میں تین ہٹی پر مارٹن کوارٹر نمبر ۱۸۶ پر قیام پذیر ہیں۔ یہیں حضرت اللہ ہو میاں کے عرس مبارک کی تمام تقریبات ۲۶ ربیع الاول کو منعقد ہوتی ہیں۔

دعائے صحت

حضرت معین المملت پیر سید عبید حسین شاہ صاحب کے پاؤں کو ورم ہے جس کے باعث انکو چلنے پھرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ جملہ قارئین کرام ان کے لئے دعا کریں۔

اتباع شیخ کامل

قسط نمبر ۳

اس وقت سوائے اس کے کچھ چارہ نہیں کہ اپنے آپ کو مرشدِ کامل کے قدموں پر ڈالے جو مقتدائے وقت اور جامع شریعت وطریقت ہو اور اس کی خدمت سے سعادت مندی حاصل کرے اور اس کے دامنِ دولت کو ہاتھ سے نہ چھوڑے کہ کہ شیطانی مکائد اور نفسانی مکروہات سے (کہ یہ دونوں سالک کے راہزن ہیں) اُسکی توجہ کی برکت سے محفوظ رہے اور اپنی باطنی امراض کے معالجہ کے لئے اس کے ارشاد کا پابند ہو۔۔۔۔۔

(نیز اسے) ہرگز وصول اللہ میسر نہ ہوگی اس واسطے مرشد کی صحبت اور اُس کے اتباع کی ضرورت لازم پڑتی ہے۔ جیساکہ حق تعالے کا ارشاد ہے کہ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کا ساتھ دو۔

اور ارشاد باری تعالے ہے

اس کی راہ تلاش کرو جو میری طرف رجوع رکھتا ہے۔

ان ہر دو آیتوں میں کونوا اور واتبغ امر کے صیغے ہیں اور امر وجوب کو چاہتا ہے۔ (لہٰذا اولیاء کاملین کی پیروی اور انکی تلاش واجب ہے)

آیتِ مذکورہ کونوا مع الصادقین کی تشریح میں صاحب روح البیان لکھتے ہیں۔

صادقین وہ لوگ ہیں جو وصول اللہ کے راہ نما ہیں جب سالک ان کے دوستوں میں شامل ہو جاتا ہے اور ان سے اپنے واسطے کو مضبوط کر لیتا ہے تو ان کی صحبت ومحبت اور تعلیم وتربیت اور ان کے وقوفِ ولایت کی برکت سے اس کو سیر الی اللہ اور ترک ماسوی اللہ کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

(تفسیر روح البیان)

اتباع کامل کا درجہ یہ ہے کہ سالک اپنے جملہ اختیارات کو رضاء الٰہی اور ارشاداتِ ربانی کی تکمیل اور تناہی وتناکر سے اجتناب میں صرف کر دے اور یہ وصف اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (اطاعت کرو اللہ اس کے رسول اور جو تم میں صاحب امر (مرشد کامل) ہو کے رنگ میں غوطہ زن ہونے سے ملتا ہے اور یہ صبغۃ اللہ ہی کامیابی کی ضامن ہے۔ جیساکہ حضرت موسےٰ ایک جلیل القدر پیغمبر کی حیثیت سے رب تعالےٰ کے حضور شرف ملاقات کے لئے حاضری دیتے ہیں۔ جب کوہ طور پر انبساطی حالت میں تشریف

لے گئے تو آپ نے رُویت حق کی تمنا کی، اور اپنے اختیارات ثابت کرنے کی کوشش فرماتے ہوئے رب تعالےٰ سے عرض کی رَبِّ اَرِنِیْ اے میرے پروردگار! مجھے اپنا جلوہ حق دکھا دے رب تعالےٰ نے فرمایا۔ لَنْ تَرَانِیْ تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کیا، بار خدایا تیرا دیدار حق ہے اور میں اس کا مستحق ہوں تو یہ منع کس لئے؟ فرمان الٰہی ہوا۔ بیشک دیدار حق ہے، لیکن محبت میں اختیار باطل۔ (کشف المحجوب)

شیخ کی اتباع کا درس ہمیں انبیاء کی عملی زندگی اور اصحاب کے طرز عمل سے ملتا ہے۔ حضور کی مجلسی زندگی بتاتی ہے کہ جب آپ وعظ وارشاد فرماتے تو اصحاب کے ادب کا یہ عالم ہوتا گویا ان کے سروں پر پرند بیٹھے ہیں، یعنے کسی کو لب کشائی کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہادی کی اتباع لازم ہے اور خود حضور فرماتے ہیں۔

حُسنُ الاَدَبِ مِنَ الایمان

اچھا ادب ایمان کا حصہ ہے

اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ اَدَبِیْ

میرے پروردگار نے مجھے ادب سکھایا اور اچھا ادب سکھایا، اور اس کا پرتو اسلافِ امت کی زندگی میں دیکھا جا سکتا ہے۔

ادب اور محبت

جب تک انسان کو کسی سے محبت نہ ہو اس وقت تک اس کی شیفتگی اور عقیدت پیدا نہیں ہو سکتی اور جب کسی سے ذہنی وقلبی وابستگی اور فکری تعلق ورابطہ استوار ہو جائے تو بمصداق اَلْمَرْءُ مَنْ اَحَبَّ اِلَیْہ، وہ اُسی کا ہو کر رہ جاتا ہے پھر اپنے لئے عمدہ دوست کی تلاش شروع ہو جاتی ہے جیسا کہ سرورِ کائنات کی تعلیم ہے

اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلْ۔

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر آدمی کو غور کرنا چاہیئے کہ تمہاری دوستی کس سے ہو رہی ہے۔

اسی نقطہ کے پیشِ نظر اہل سنت وجماعت کو شروع سے ہی آباً عن جدٍّ یہ تعلیم ورثہ ملی ہے کہ ہم اللہ کے دوستوں سے دوستی کرتے ہیں۔ اور اللہ کے دشمنوں سے دشمنی۔ اللہ کے دوستوں کا تذکرہ قرآن میں موجود ہے۔

اَلا اِنَّ اولیاء اللّٰہ لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون

اور ان کی محبت محض اس لئے ہے کہ یہ اللہ کے دوست ہیں۔ حدیث میں ہے

مَنْ اٰذٰی لی وَلیًّا فقد اٰذنتہٗ بالحرب

جو میرے کسی ولی کو اذیت پہنچائے میں اسے لڑائی کا چیلنج دیتا ہوں۔ اور دوسری حدیث میں ہے۔

مَنْ اَھَانَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَۃِ

جس نے میرے ولی کی توہین وتحقیر کی گویا اس نے مجھ سے لڑائی کی ٹھان لی۔

یہ ہے وہ مقام جس پر فائز ہو کر انسان اپنی انا کو فنا کر دیتا ہے۔

باقی باقی

تبصرہ۔
ہر کتاب کے دو نسخے آنے چاہئیں

صرف ضیائی

علم صرف میں مبتدیوں کے لئے حضرت مولانا ابو الضیاء محمد باقر صاحب بصیر پوری نے فارسی زبان میں ۱۶ صفحات کی کتاب لکھی ہے مسائل و قواعد صرف کو بڑی وضاحت اور امثلہ سے بیان فرمایا ہے۔ اس کتاب کا مدارس دینیہ کے کورس میں ہونا ضروری ہے قیمت ۷۵ پیسے
ملنے کا پتہ
مکتبہ رضائے حبیب منڈی مرید کے

کلمات قدسیہ

سید شرافت نوشاہی کی تصنیف ہے۔ اس میں انہوں نے قدوۃ السالکین عمدۃ الصالحین میاں شیر محمد شرقپوری کے اقوال و احوال کو بڑی خوبی سے بیان فرمادیا ہے اور جب ان کو میاں صاحب کا شرف ملاقات حاصل ہوا تو اس وقت ان دونوں کے درمیان جن کیفیات کا ظہور رہا اس کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ اہل طریقت کیلئے یہ کتاب بہت عمدہ ہے قیمت دو روپے
ملنے کا پتہ مختار علی سندھو کیپٹال پارک مرید کے

بہار نسواں

اس کتاب کو حضرت مولانا علامہ مفتی محمد خلیل خاں صاحب قادری برکاتی نے عورتوں کے لئے طہارت اور مسائل نماز میں مرتب فرمایا ہے۔ عورتوں کے لئے مردوں سے جدا طہارت اور نماز کے جتنے مخصوص مسائل ہیں نہایت لطیف اور عام فہم زبان میں مکمل تشریح کے ساتھ اس میں لکھے گئے۔ ایسی کتاب کا پڑھنا اور پڑھانا مسلمانوں کے لئے از بس ضروری ہے۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو سرکاری اور غیر سرکاری مدارس کے کورس میں شامل کیا جائے۔
لکھائی چھپائی آفسٹ پر ہوئی ہے اور ٹائیٹل سہ رنگا دیدہ زیب ہے۔ قیمت تین روپے
ملنے کا پتہ

سنی باب الاشاعت ۱۰۳/۲۵ بی
کورنگی نمبر ۴ کراچی نمبر ۳۱

حلقۂ ذکر سانگلہ ہل

ہر جمعہ کو بعد از نماز مغرب حضرت ڈاکٹر غلام حمید صاحب کی قیادت میں حلقۂ ذکر ہوتا ہے جس میں ختم شریف خواجگان اور مراقبہ ہوتا ہے۔ نعت خوانی بھی ہوتی ہے۔ سانگلہ ہل کے اکثر یاران طریقت شامل ہوتے ہیں۔

حلقۂ ذکر پشاور شہر

بروز جمعہ بعد از نماز مغرب بر مکان حاجی طلا محمد صاحب حلقۂ ذکر ہوتا ہے ۔ جس میں شہر کے اکثر یاران طریقت شامل ہوتے ہیں ۔ جناب حاجی سلطان احمد صاحب یارانِ طریقت کی قیادت کے فرائض ادا کرتے ہیں ۔

قصور

بعد از نماز جمعہ مسجد میاں کالا کوٹ عثمان خان میں حلقۂ ذکر ہوتا ہے ۔ اکثر یارانِ طریقت شرکت کرتے ہیں ۔ اسکا اہتمام جناب مولوی نور احمد صاحب سانی کرتے ہیں ۔ قیادت حافظ نور احمد صاحب اور نعت خوانی صابر صاحب کرتے ہیں

نوٹ :۔ حلقہ ہائے ذکر کی تاریخ میں اگر غلطی ہو تو مطلع فرمائیں تاکہ اسکو درست کر لیا جائے ۔

چادر پوشی

علی پور شریف عرس شریف کے موقع پر گیارہ مئی بروز ہفتہ بعد از نماز عصر حضرت مولٰنا الحاج معین الملت پیر سید حید حسین شاہ صاحب کی قیادت میں انجمن فدایان امیر ملت لاہور نے حضرت امیر ملت محدث علی پوری کے مزار پرانوار پر چادر پوشی کی رسم ادا کی جس میں اکثر یاران طریقت نے شمولیت کی ۔

ارتحال

محترم جناب صو بیدار حاجی نادر خاں صاحب جماعتی نقشبندی ساکن کنڈور ضلع میرپور آزاد کشمیر پاکستان کے بڑے بھائی حاجی راجولی صاحب 26/4/74 بروز جمعتہ المبارک وفات پا گئے ہیں ۔ جملہ قارئین رسالہ کی خدمت میں استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں ۔

ادارہ دست بدعا ہے کہ اللہ تعالٰے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے ۔ آمین ثم آمین اور صو بیدار صاحب و دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے ۔

مدرسہ نقشبندیہ قصور

انجمن فدایانِ امیر ملت لاہور کی طرف سے جامع مسجد کوٹ عثمان خاں قصور میں زیر اہتمام و انصرام حضرت مولٰنا الحاج غلام رسول گوہر جماعتی نقشبندی مدرسہ حیات القرآن جماعتیہ بازار بابا پٹر منڈی لاہور کی شاخ مدرسہ نقشبندیہ کا شوال المکرم کی پندرہ تاریخ کو دوبارہ احیاء کیا جا رہا ہے ۔

ابتداً قرآن پاک کے حفظ و ناظرہ کی تعلیم کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔ اس لئے بہترین حافظ و قاری کی تلاش ہے ۔ مخیر حضرات مدرسہ کیلئے زکواۃ سے اعانت فرمائیں ۔

رقوم مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں ۔

مدرسہ نقشبندیہ ۔ کوٹ عثمان خان قصور